تار کا پتہ — الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ

THE ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی

قادیان

بیرون ہند

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

نمبر ۱۳	مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۲۳ء یوم جمعہ	مطابق ۴ محرم سنہ ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور سلسلہ کے اہم امور کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نومسلمین کی تعلیم و تربیت کے متعلق ایک نئی یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ ایسے اصحاب جو تقویٰ اور دینداری میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ ان کے سپرد ایک ایک نومسلم کر دیا جائے۔ جو اپنی صحبت میں رکھ کر اس کی تربیت کریں۔ اس تجویز پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے ٭ عنقریب علاقہ ارتداد میں چند اور اصحاب جانیوالے ہیں ٭

ایک احمدی مبلغ نے امریکہ میں کیا کیا

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے کارہائے نمایاں

اگرچہ حسب ذیل رپورٹ نہایت مختصر ہے لیکن دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ ایک ایک فقرہ کیسی کیسی عظیم الشان کامیابی کا ثبوت دے رہا ہے۔ جو محض خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ جناب مفتی صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے ذریعہ احمدیت کا جو پودا امریکہ میں لگا ہے۔ وہ روز بروز بڑھتا جائے۔ (ایڈیٹر)

الحمد للہ کہ عاجز نے جو تبلیغ کا کام ملک امریکہ میں شروع کیا تھا۔ وہ محض اس کے فضل کرم اور غریب نوازی سے پورا ہوا۔ مسجد بن گئی۔ مشن ہوس قائم ہو گیا۔ اور ایک مخلص جماعت پیدا ہو گئی۔ مولوی محمد دین صاحب نے گذشتہ تین ماہ میں تمام کام سمجھ لیا ہے۔ اور سنبھال لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ اور زائد کام کرنے کی توفیق دے۔ عزیزان محمد یوسف خان صاحب اور سید عبد الرحمن صاحب بھی مولوی صاحب کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور ان کی امداد کرتے ہیں۔ تمام کام کا چارج میں مولوی صاحب کو دے چکا ہوں۔ اور چارج کی نقل قادیان دفتر ناظر میں بھیجی گئی ہے۔ یہاں کی انجمن کو گورنمنٹ میں رجسٹری کرانے کی بھی درخواست دیدی گئی ہے۔ کیونکہ رجسٹری ہونے سے مسجد اور مشن ہوس پر گورنمنٹ ٹیکس نہیں لگیگا۔ تمام چارج دینے کے بعد اب عاجز کا یہاں بیٹھنا صرف قادیان سے سفرخرچ پہنچ جانے کے انتظار میں ہے۔ باہر سے چند ایک جگہ لیکچروں کے واسطے درخواستیں آئی تھیں۔ اسواسطے عاجز نے مناسب جانا کہ ان انتظار کے ایام کو ان لیکچروں میں گذارا جائے۔ لہذا شکاگو۔

عاجز۔ شہر آشلینڈ آیا جو ریاست کنٹکی میں واقعہ ہے اس شہر کی آبادی قریباً دس ہزار ہے۔ لیکن گلیاں کوبے فراخ اور ستھرے۔ بازار چوڑے۔ مکان خوشنما۔ شہر دریا کے کنارے کئی میل تک پھیلا ہوا۔ دوسری طرف پہاڑ۔ منظر دلکش ہے۔ لوگ خلیق ہیں۔ شہر میں بجلی کی روشنی۔ گیس کھانا پکانے کو۔ پاخانوں اور غسل خانوں میں زمین دوز نالیاں۔ ایک اچھی لائبریری۔ کئی ایک بنک اور تمام ضروری سامان آرام کے مہیا ہیں۔ یہاں پہلے ایک گرجا میں وعظ کی تجویز ہوئی۔ مگر پادری صاحبان کی مخالفت سے نہ ہو سکا ایک مکان میں وعظ ہوا۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی گفتگو میں تبلیغ کی گئی۔ ایک لیڈی مسلمان ہوئی۔ اور چند اشخاص قریب باسلام ہو گئے جو مزید مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہاں سے ایک اور شہر کو جانا ہوگا مگر عاجز چونکہ جلد جانے والا ہے۔ خط و کتابت کیواسطے دی بند ہے۔ اور تمام خطوط وغیرہ احباب شکاگو بھیجتے رہیں جب تک عاجز کا تار متعلق روانگی قادیان نہ پہنچے۔ احباب کرام جو چاہیں خط لکھتے رہیں۔ اور اپنی نصف ملاقات سے خوش وقت کرتے رہیں۔ شکاگو میں جو کام ہو رہا ہے اس کے متعلق برادرم مولوی محمد دین صاحب رپورٹیں لکھتے رہتے ہیں۔ اسواسطے مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے۔ والسلام

عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ - ۹ جولائی ۱۹۲۳ء

خریداران ریویو انگریزی توجہ فرمائیں

اس ماہ کا پرچہ خریداران ریویو انگریزی کے نام وی پی کیا جائے گا۔ امید ہے۔ کہ تمام خریداران وی پی وصول فرما کر مشکور فرمائینگے۔ چونکہ بعض خریداروں کے نام ایک سال سے زاید کا بقایا ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جن دوستوں کے نام دو سال تک کی قیمت بقایا ہو۔ ان کے نام پوری قیمت کا وی پی بھیجا جائیگا۔ اور جن کے نام دو سال سے زیادہ کی قیمت بقایا ہو۔ ان کے نام صرف دو سال کی قیمت کا وی پی کیا جاویگا۔ اور بقیہ بقایا پھر کسی اگلے موقع پر وصول کر لیا جائیگا۔ تا زیادہ بوجھ کی وجہ سے ایسے دوستوں کو کوئی غیر معمولی پریشانی نہ پیش آوے۔ اسوقت ریویو سخت مالی بوجھ کے نیچے ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ احباب اور نہیں تو کم از کم اپنے وی پی وصول فرما کر ہی ہماری امداد فرمائینگے۔ اگر کسی صاحب کے نام اتنی رقم کا وی پی چلا جاتا ہے۔ جو ان کے خیال میں ان کے ذمہ نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی میں درخواست کروں گا۔ کہ وی پی واپس نہ کیا جاوے۔ کیونکہ اس سے اخراجات بڑھتے اور پریشانی پیدا ہوتی ہے اس کے لئے میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی غلطی ثابت ہوئی۔ تو میں ذمہ وار ہونگا۔ فقط۔ والسلام

خاکسار:۔ میرزا بشیر احمد
مینیجر ریویو انگریزی

احمدی مبلغ کا ایثار علی النفس

حضرت بلال رض کی روح پھر امتحان طلب ہے

مولوی غلام رسول صاحب احمدی مبلغ پر موضع اسیار میں مرتدین نے جو تشدد کیا۔ اس واقعہ کو درج کرتا ہوا معاصر مشرق ۹ اگست لکھتا ہے:۔

"قطعات ارتداد زدہ میں مسلمان مبلغین کے راستہ میں جو دشواریاں اور ناہمواریاں مادی اور روحانی پیدا کی جا رہی ہیں۔ ان کے معلوم کرنے سے ایک بار وہ قدیم جذبہ خیر القرون کا پھر روح پیمائی کرتا ہے کہ اے کاش! ہماری ہستی بھی راہ اسلام میں [illegible] کام آجاتی۔

ہم ذیل میں ایک تازہ واقعہ لکھ کر ہر مسلمان کو اسکے غور کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ایسے واقعات کے ہوتے ہوئے آئندہ اور کیا مصائب اور شدائد ان مسلمانوں پر ہونگے جو اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کا جرم کرینگے۔

ہندوستان کے ہر شہر اور ہر اسلامی آبادی میں اس مظلوم مبلغ کے ساتھ جلسہ کر کے ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ ہر مسلمان کو ایسی توفیق دے۔ کہ وہ ایسا زخم خوردہ راہ اسلام میں ہو۔ مبارک ہے وہ جسم جس پر کفار نے چھپر گرا دیا۔ بہت متبرک ہیں وہ ہاتھ پاؤں جو خدا کی راہ میں بندھے اور گھسیٹے گئے۔ ہماری ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اس مبلغ اسلام کے خیال میں نامراد رہیں گی۔ اگر وہ خون کے آنسو نہ بہائینگی۔

موت ان کی ہے جو بس مر کے وہیں دفن ہوئے
زیست ان کی ہے جو اس [illegible] سے گھائل آئے

کیا اب بھی مقدسین خلافت یہی کہتے رہینگے کہ ہم پہلے ہندوستانی بنیں گے۔ بعدہ مسلمان۔ کیا اب بھی وہ ناگپور کے جھنڈے کی حمایت کو ضروری خیال کرینگے۔ اور ایک مظلوم مسلمان مبلغ کے لئے کوئی خفیف سی بھی نقل و حرکت نہ کرینگے۔ شاید اس فیصلہ کا انتظار ہے۔ جس کے بعد پھر کوئی فیصلہ غالب نہیں آئیگا"۔

ناظران جماعت احمدیہ کے متعلق اعلان

بسا اوقات بعض اصحاب کو غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اور وہ ناظروں کے احکام کو محض ناظروں کا حکم سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ یا بعض اوقات انکار کر دیتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ناظران حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائمقام ہیں۔ ان کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی صاحب کو کسی حکم کے متعلق عذر ہو۔ تو وہ اس کی تعمیل کرے۔ جب تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کر کے اسکو منسوخ نہ کرا لے۔

قواعد میں ناظروں کے متعلق حسب ذیل الفاظ ہیں:۔

چونکہ یہ افسران قائم مقام خلیفہ وقت کے ہوں گے اسلئے کل افراد جماعت سے امید کی جاویگی کہ وہ ان کے کاموں کے پورا کرنے میں مدد دیں۔ اور ان کے احکام کے بجالانے میں سعی کریں۔

ناظر خاص - قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۷- اگست ۲۳ء

آریہ سماج میں بدھوا بواہ
یا
نکاح بیوگان

آریہ اخبارات میں بیوہ عورتوں کی شادی کی تائید میں جب کبھی کوئی مضمون - تحریک یا خبر ہماری نظر سے گذرتی ہے - تو معاً ہمارا خیال پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی ان تحریروں کی طرف چلا جاتا ہے جنہیں انہوں نے بڑے زور سے بیوہ کی دوسری شادی کرنے سے روکا اور اسے ویدوں کے خلاف قرار دیا ہے - اور ہم متعدد مرتبہ آریہ صاحبان سے دریافت کر چکے ہیں کہ پنڈت صاحب کے اس صریح اور صاف حکم کی وہ کیوں علانیہ خلاف ورزی کرتے ہیں - لیکن تا حال کبھی ایک لفظ بھی کسی آریہ سماجی نے اسکے متعلق نہیں لکھا - حال میں آریہ اخبار پرکاش (کیم جولائی) نے ہر صوبہ کی ہندو بیواؤں کی فہرست شائع کرتے ہوئے بعض ہندو لیڈروں کی آراء دوسرے بیاہ کی تائید میں شائع کی ہیں - تاکہ ہندو صاحبان اپنی بیوہ عورتوں کی دوسری شادی کرنا شروع کر دیں ۔

چنانچہ ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کا ہندوؤں کو یہ ارشاد ہے کہ :-

"بال بدھواؤں کا تو پنر بواہ ضرور ہی ہونا چاہیئے مگر دوسری بدھواؤں کی مرضی پر ہی بواہ کے سوال کو چھوڑ دینا چاہیئے - اگر کسی بدھوہ کو بواہ کی خواہش ہے - تو سوسائٹی کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہ ہونی چاہیئے - اور نہ ہی ان کے لئے نفرت کا اظہار ہونا چاہیئے "

پنڈت گرشن کانت مالوی فرماتے ہیں :-

"بدھواؤں کا پُنر بواہ ضرور ہونا چاہیئے - جو بدھوائیں بواہ کرنا چاہیں - ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے - اور بال بدھواؤں کی حالت میں خاص زور دیکر بھی بواہ کر دینا چاہیئے "

سوامی راوھا چرن سناتن دھرمی پنڈت کہتے ہیں :-

"تمام جاتیوں کو چاہیئے کہ وہ بدھوا بواہ کو عملی طور پر رائج کریں" ۔

مسٹر گاندھی جی فرماتے ہیں :-

"جو لڑکیاں اپنے پتی کے ساتھ نہیں رہی ہیں انہیں نہ صرف بواہ کرنے کی ہی آ گیا ہے - بلکہ پنر بواہ کرنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے - ایسی لڑکیوں کو تو بدھوا خیال ہی نہ کرنا چاہیئے - وہ بدھوائیں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے یا جو ابھی جوان ہیں - انہیں پنر بواہ کرنے کی اجازت دینی چاہیئے "

یہ سب کچھ سہی لیکن سوال یہ ہے کہ آریہ سماج میں ان آراء کو آریہ اخبارات کے شایع کرنے کا مطلب کیا ہے - کیا اسکی یہ غرض اور یہ مدعا ہے کہ آریہ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کرنے سے نہ روکیں - بلکہ تیار کریں - اگر یہی مطلب ہے - اور سوائے اسکے اور ہو بھی کیا سکتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں - کیا اس سے اس شخص کے سارے کئے کرائے پر آریہ صاحبان خود پانی تو نہیں پھیر رہے جسے کہنے کو تو اس زمانہ کا مصلح - ہندو مذہب کا محافظ اور ویدک صحیح تعلیم کو دنیا میں پیش کرنیوالا کہا جاتا ہے - لیکن اس کے ارشاد کو ٹھکرا دینا معمولی بات سمجھا جاتا ہے - کیونکہ اس شخص یعنی پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج نے بیوہ کی دوبارہ شادی کرنے سے سختی کے ساتھ روکا ہے - چنانچہ فرماتے ہیں :-

"برہمن کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر بواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے "

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳ ایڈیشن چہارم)

پھر اسی پر بس نہیں کی - بلکہ "عقد ثانی" کے نقائص بھی گنائے ہیں - قطع نظر اس سے کہ فی الواقعہ وہ نقائص ہیں بھی یا نہیں ہم انہیں ذیل میں اسلئے درج کرتے ہیں کہ آریہ سماج کے لئے باوجود نامعقولیت سے پُر اور صداقت سے دور ہونے کے قابل تسلیم ہیں - کیونکہ ان کے "سوامی" کے فرمودہ ہیں -

سوال ہوتا ہے "پنر وواہ میں کیا نقص ہے "

پنڈت صاحب فرماتے ہیں :-

"پہلا - عورت مرد میں محبت کا کم ہونا - کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لینگے ۔

دوسرا - جب عورت اپنے خاوند کے مرنے یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں - تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا ۔

تیسرا - بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہو جانا ۔

چوتھا - پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا - اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں " ۔

پتی برت جس کا ذکر نمبر ۴ میں ہے - اس کی تشریح ستیارتھ پرکاش میں ہی یہ کی گئی ہے کہ :-

"پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے - مکرر بواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے - کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی حین حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کرینگے "

اب نہایت سیدھا سادہ سوال یہ ہے کہ آریہ سماج پنر وواہ کے ان نقائص کو تسلیم کرتی ہے یا نہیں - اگر تسلیم کرتی ہے - تو پنر وواہ کو آریہ سماج میں رواج دینے کے کیا معنے ؟ اور اگر تسلیم نہیں کرتی - تو اس سے بڑھکر ان کی نامعقولیت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے - کہ خود آریہ سماج ان کو طاق نسیان میں رکھنے کے قابل سمجھتی ہے - اور "سوامی دیانند" کی بجائے دوسروں کے اقوال کو زیادہ وقعت قرار دیتی ہے -

کیا ہی عبرت ناک مثال ہے کہ وہ آریہ سماج جو اپنے بانی کے ان اصول اور احکام کو جن کے متعلق اس کا ادعا تھا کہ ویدوں سے اخذ کئے ہیں - پس پشت ڈال رہی ہے -

اوران کی بجائے اسلامی حکم کی تقلید کرنے میں اپنی بھلائی سمجھ رہی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ڈھٹائی کی یہ حد ہے کہ اسلام کو دنیا سے مٹا دینے کا دعوی کرتی ہے۔ کیا اسلام اس آریہ سماج سے مٹ سکتا ہے۔ جسے خود آریہ سماجی مٹا رہے ہیں۔ اور کیا اسلام کے مقابلہ میں وہ آریہ سماج کچھ حقیقت رکھتی ہے۔ جو اسلامی تعلیم سے خوشہ چینی کر رہی ہے ؛

بات یہ ہے کہ "آریہ سماج" کا اب صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ ورنہ حقیقت میں اس کا جنازہ نکل چکا ہے کیونکہ جب خود سماجی اپنے اصول اور عقائد پر قائم نہیں رہے۔ تو اور کس عقلمند کا سر پھرا ہے کہ انہیں کسی وقعت کے قابل سمجھے ؛

مولوی صاحبان کے اشغال آگرہ میں

فتنہ ارتداد کو دور کرنے کے نام سے جو مولوی صاحبان آگرہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان کے اشغال پر معاصر "آگرہ اخبار" نے "عالم گردی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کے بعض فقرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ کہ مسلمان سوچیں اور غور کریں۔ کہ جن لوگوں کو وہ ہزارہا روپیہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے دے رہے ہیں۔ وہ کن اشغال میں مشغول ہیں۔ اور اپنے فرائض کو کس قدر جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

معاصر موصوف لکھتا ہے :۔

"اس عالم گردی کا نتیجہ یہ ہے کہ شہر اور مضافات شہر میں بعض بدترین بدعات اور بدرسموں کے ظہور کے ساتھ ساتھ غیر خوش گوار قضیئے کھڑے ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کی تضیع اوقات کا ایک اور باب کھل گیا ہے"

"بعض نام نہاد مولوی صاحبان نے بواسیر کی دوا کا اشتہار دیکر اپنا بازار تجارت گرم کر دیا ہے"

"ہمیں سب سے زیادہ شکایت ان مولویوں سے ہے جو مبلغ کی حیثیت سے آگرہ آئے ہیں۔ اور گروہ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ غیر تو موں

کی جماعتیں جو اس طوفان کو فرو کرنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض قریوں اور دیہات میں نہایت تن دہی سے مصروف تبلیغ ہیں۔ بائیں ان کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو تبلیغی فرض ادا ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اپنے فرقے کے اصول و طرائق پر لوگوں کو تلقین و تعلیم دیتے ہیں۔ پس جو مسلمان ہوتا ہے۔ وہ یا تو احمدی (مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کا ماننے والا) ہوتا ہے یا اسمیں شیعی جذبات مملو ہو جاتے ہیں۔ ایسے علماء سے جو توقعات ہو سکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں ؛

مسلمان ہندوؤں سے سبق لیں

ہندوؤں کی اندرونی حالت کیا ہے۔ اس کا اندازہ "تیج" (۲۵ جولائی) کے صرف ایک ہی فقرہ سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ جو یہ ہے کہ :۔

"ہندو جاتی اندرونی طور پر جو میں سو فرقوں میں منقسم ہے۔ اور ایک فرقہ کا دوسرے فرقہ سے بعض بعض باتوں میں اس سے بھی زیادہ اختلاف ہے۔ جو ایک ہندو اور مسلمان کے درمیان پایا جاتا ہے"

مگر باوجود اس حالت کے اسلام کے خلاف جس متحدہ طریق سے ہندو کام کر رہے ہیں۔ وہ فتنہ ارتداد سے ظاہر ہے۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ دشمن حملے پر حملہ کر رہا ہے۔ اور ان کے مال کو روز روشن میں لوٹ رہا ہے لیکن ان کا کثیر حصہ بالکل غافل پڑا ہے۔ اور جو بیدار ہوا ہے۔ وہ حواس باختہ ہو کر اپنے ہی گھر کی تخریب کر رہا ہے۔

کاش! مسلمان باہمی تصادم سے بچ کر اپنے اپنے رنگ اور اپنے اپنے طریق سے مخالفین اسلام کا مقابلہ کریں۔ اگر اور نہیں۔ تو ہندوؤں سے ہی سبق حاصل کریں۔ جو آپس میں زمین و آسمان کا اختلاف رکھنے کے باوجود مسلمانوں کے مقابلہ میں متحد ہیں۔ ہر ایک عقیدہ کے مسلمانوں کے لئے تبلیغ کا نہایت وسیع میدان پڑا ہے۔ اگر دوسروں سے الجھنے کی بجائے اپنے طور پر تبلیغ میں مصروف ہوں تو بہت اچھے نتائج نکل سکتے ہیں ؛

اسلامی تعلیم آریوں کی نظر میں

مخالفین بلکہ معاندین اسلام اسلامی امور کو جس حسرت کی نظر سے دیکھتے اور اپنے مذہب کی ایسی باتوں سے تہیدست پاکر جس قدر مغموم خاطر ہوتے ہیں۔ وہ پرکاش (۲۹ جولائی) کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو لکھتا ہے :۔

"ہر ایک شہر میں بیسیوں مسجدیں ہیں۔ ہر ایک مسجد میں بیسیوں مسلمان ہر روز جاتے ہیں۔ مولوی صاحبان جو خیالات مسلمانوں کے اندر پھیلانا چاہیں۔ اس کا موقع انہیں ہر روز ملتا ہے۔ انہیں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں۔ شور مچانے کی حاجت نہیں۔ سارا کام خود بخود ہوتا رہتا ہے۔ جس وقت مسلمان کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ برقی رَو کی طرح سارے اسلامی جگت میں پھیل جاتا ہے۔ جو مسلمان مسجدوں میں جاتے ہیں۔ وہ جو کچھ مولویوں سے سن لیتے ہیں۔ دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس طرح تمام قوم ایک نکتہ پر متفق ہو جاتی ہے۔ آریہ سماجی سماج مندروں میں جاتے نہیں۔ ویسے بھی ان کا آپس میں میل ملاپ بہت کم ہے"

بیشک مسجدوں میں جمع ہونے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے جو پرکاش نے بیان کیا ہے۔ اور اسلام نے سوائے کسی عذر کے ہر ایک مسلمان کے لئے پانچوں وقت مسجد میں جاکر نماز ادا کرنا نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن کیا آج کل مسلمان ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور باقاعدہ مسجدوں میں جاتے ہیں۔ کاش! مسلمانوں کی وہی حالت ہوتی۔ جو پرکاش نے بیان کی ہے۔ اور مسجدوں میں حاضر ہو کر من جملہ اور فوائد کے وہ فائدہ بھی اٹھاتے۔ جسے پرکاش حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوا آریوں کے سامنے بطور نمونہ پیش کر رہا ہے۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ غیر مسلم تو اسلامی احکام کی خوبی کا اعتراف کر کے ان کی نقل کرنے میں کوشاں ہوں۔ مگر مسلمان ان پر عمل نہ کرتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ان برکات اور فوائد سے محروم ہو رہے ہیں جو اسلامی تعلیم پر چلنے سے انہیں حاصل ہو سکتے ہیں ؛

وصیت کرنے والوں کے متعلق نہایت ضروری اعلان

بعض احباب مقبرہ بہشتی میں جنازہ دفن کرنے کے لیے بھیج دیتے ہیں۔ لیکن ان کی وصیت کے کسی سقم کی وجہ سے طرفین کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور بعض اوقات دفن کیلئے متعلق دلشکن فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب از راہ کرم ان ہدایات کو جو وقتاً فوقتاً دی گئی ہیں اور جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ اچھی طرح پڑھ کر ان کی تعمیل کے بعد جنازہ دفن کے لئے لایا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے منظوری حاصل کی جائے۔ حال ہی میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ کہ ایک جنازہ ۲۰ میل کے فاصلہ سے لایا گیا۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ وصیت مرض الموت میں کی گئی ہے۔ اس لئے اس جنازہ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں تا حال ملتوی ہے۔ بحالیکہ چندہ شرط اول اور حصہ جائداد بھی انہوں نے ادا کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آئندہ کیلئے اعلان کر دیا جاوے کہ

"ایسے وقت کی وصیت حقیقت نہیں رکھتی وصیت یا تندرستی میں ہو یا ثابت ہو کہ وصیت کرنے میں کوئی روک پیدا ہو گئی تھی۔ ورنہ وہ وصیت کرنا چاہتا تھا"

ذیل میں تمام ہدایات کا خلاصہ شائع کیا جاتا ہے تا احباب ان پر کاربند ہوں۔

ہدایات

۱۔ وصیت کرنے سے پہلے رسالہ الوصیت اور ضمیمہ الوصیت کو ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔

۲۔ وصیت کا اندراج مطابق مسودہ مشیر قانونی صاحب ہونا چاہیئے۔

۳۔ تصدیقی فارم پر کرا کر وصیت کے ہمراہ شامل کرنا چاہیئے۔

۴۔ چندہ شرط اول کی رسید ہمراہ شامل کرنی چاہیئے۔

۵۔ مرض الموت میں وصیت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ منظور نہ ہوگی۔ (دیکھو اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اخبار الفضل جلد ۷ نمبر ۲۵ اخبار الفضل جلد ۸ نمبر ۵۳)

جائداد کی وصولی کے متعلق اطمینان

بموجب ریزولیوشن ۱۲۵ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۲۳ء مجلس معتمدین۔

۶۔ الف۔ جس وصیت میں جائداد غیر منقولہ ہو۔ اسکی رجسٹری کرانی ہوگی۔ یعنی دفتر بہشتی مقبرہ سے جبکہ مشیر قانونی صاحب مضمون وصیت منظور کرینگے آپ کو اصل وصیت واپس کی جاوے گی۔ تو اس مضمون وصیت کی فوراً رجسٹری کرا کر اصل وصیت معہ رجسٹری نامہ جلدی دفتر بہشتی مقبرہ میں واپس کرنا چاہیئے۔

ب۔ وصیت جس جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی ہو اس کا نفاذ اسی طرح ہونا چاہیئے جس طرح کہ وصیت میں درج ہے۔ یعنی وہ جائداد انجمن کے قبضہ اور تصرف میں آنی چاہیئے جس کے بعد انجمن کا اختیار ہوگا کہ چاہے اسکو فروخت کرے۔ چاہے رکھے۔

ج۔ جائداد کی قیمت موصی کو خود بخود مقرر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ انجمن کے مشورہ سے قیمت مقرر ہونی چاہیئے۔

د۔ اگر کسی وصیت میں ایسی جائداد شامل ہو جو کچھ جدی اور کچھ خود پیدا کردہ ہو تو موصی کو وصیت میں شرط لکھ دینی چاہیئے۔ کہ اگر میرے وارثان جدی جائداد کا حصہ دینے میں عذر یا اعتراض کریں۔ تو یہ حصہ وصیت کا میری پیدا کردہ جائداد میں سے وصول کیا جاوے۔ ایسا ہی اگر کوئی ایسی جائداد ہے کہ جسکو موصی انجمن کے حوالہ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ یا انجمن پر قانوناً منتقل نہیں ہو سکتی۔ تو وصیت کردہ کے بارہ میں موصی کو یہ تحریر کرنا لازم ہے۔ کہ یہ حصہ میری اس جائداد سے دیا جائے جو میری خود پیدا کردہ ہے۔ بشرطیکہ وہ جائداد اسقدر ہو کہ حصہ وصیت کردہ اس سے پورا ہو سکے۔

ہ۔ جائداد منقولہ کی صورت میں موصی کی لاش اس وقت تک مقبرہ بہشتی میں دفن نہ کی جائے گی اور نہ ہی موصی کا کتبہ لگایا جائیگا۔ جب تک حصہ وصیت کردہ وصول نہ ہو جائے۔ بلکہ یہ مناسب ہوگا۔ کہ جائداد منقولہ کی صورت میں موصی خود وصیت کردہ اپنی زندگی میں داخل کردے۔ وصیت کرتے وقت ایک سفید کاغذ پر طریق ادائیگی لکھ دینا چاہیئے اور پھر اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔

و۔ سرٹیفکیٹ اس وقت تک نہ ملیگا جب تک دو اخباروں میں مضمون وصیت موصی خود شائع نہ کرادے۔

جائداد کی حد اور تعین

۷۔ وہ احباب جن کی جائداد نہیں یا جائداد تھوڑی ہے اور ان کا گذارہ ماہوار آمد پر ہے ان کو اپنی ماہواری آمدنی کی وصیت کرنی چاہیئے۔ اور حصہ وصیت ماہ بماہ فوراً دفتر محاسب میں روانہ کرنا چاہیئے۔ اور اطلاعی کارڈ دفتر بہشتی مقبرہ میں بھیجنا چاہیئے۔

۸۔ وصیت کی ادائیگی کے وقت اپنے نام کے ساتھ نمبر وصیت ضرور لکھنا چاہیئے۔ اور تشریح کر دینی چاہیئے کہ یہ رقم بکد وصایا داخل کی جاوے۔ تمام سیکرٹری صاحبان اور امراء جماعت احمدیہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرماویں۔ اور ہدایات ہذا متعلقہ وصیت یاد کرلیں۔

۹۔ دوستو! زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خیالات وصیت کے متعلق بہت سخت ہیں۔ جیسا کہ آپ دوستوں نے اعلان اخبار الفضل جلد ۷ نمبر ۸۴ اور اعلان جلد ۸ نمبر ۳۵ میں پڑھا ہے۔ لہذا میں تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کے بارہ میں پوری احتیاط سے کام لیں۔ اور ان ہدایات پر پورے طور پر عمل پیرا ہوں۔ اور دینی خدمات اس قدر بڑھ چڑھ کر سرانجام فرماویں۔ جن سے آپ ممتاز ثابت ہو جاویں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایات

نیز وہ ہدایات جنکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے۔ ان کو بھی میں لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ دوست

پورے طور سے چوکس ہو جائیں۔ اور یہ محسوس فرمالیں کہ وصیت کا معاملہ کس قدر اہم ہے۔

۱۔ ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں۔ تو ان کی وصیت پر عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مالی دائمی مدد دینے والا ہوگا اسکو دائمی ثواب ملیگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

۲۔ ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں جو قادیان سے دور اور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہو۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں۔ جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھکر قادیان میں پہنچاویں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جاویں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے۔ تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھکر اپنی جگہ دفن کئے جاویں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جاویں ان کا قبر میں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آیندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش انہیں پیدا کر دے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہانتک ممکن ہو۔ اسکی اشاعت کریں اور اپنی آیندہ نسل کے لئے اسکو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگمانی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

المشتھر

خاکسار نصر اللہ خان افسر مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

نوٹ:۔ جو صاحب شرائط مندرجہ بالا اور رسالہ الوصیت کی پابندی نہیں کریں گے۔ وہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی وصیت جائز نہ ہوگی۔ اور نہ ہی اسپر عمل ہوگا۔ اور نہ ان کو شکایت کی کوئی جگہ ہوگی۔ بلکہ جن لوگوں نے وصیتیں کی ہوئی ہیں اور زندہ موجود ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی وصیتوں کی تجدید ان قواعد کے مطابق کریں۔

صیغہ بیت المال کا اعلان

۱۔ ریاست پٹیالہ، نابھہ۔ ضلع لدھیانہ۔ ضلع جالندھر و ہوشیار پور میں غلہ جمع ہو گیا ہے۔ اس واسطے جماعت کے عہدہ دار احباب غلہ فروخت کر کے اس کی قیمت باقاعدہ ارسال فرمادیں۔

۲۔ مولوی فضل الدین صاحب انسپکٹر حسابات جماعت احمدیہ کو ضلع گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور شیخوپورہ میں زمیندار احباب سے غلہ کی وصولی کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ عہدہ داران جماعت سے عرض کی جاتی ہے کہ مولوی صاحب کی خاص طور پر امداد فرماویں۔ اس سال میں غلہ گذشتہ سالوں کی طرح باقاعدہ وصول نہیں کیا گیا۔ وصولی غلہ میں مکرمی مولوی فضل الدین صاحب نے خاص طور پر محنت سے کام کیا ہے۔ جزاہ اللہ۔ ساتھ ہی ان احباب کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے مولوی صاحب کی امداد فرمائی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

حصہ داران سٹور کی اطلاع کیلئے

قدرتی طور پر حصہ داران سٹور کو تردد ہے کہ ان کو کوئی اطلاع سٹور کے متعلق نہیں ملی اگرچہ میں نے اخبار الحکم میں سٹور کے متعلق بعض ضروری حالات شائع کئے تھے۔ مگر ممکن ہے بعض نے ان کو نہ پڑھا ہو۔

یہ بھی صحیح ہے کہ عرصہ سے سٹور کی کوئی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔ مگر میں اس کے لئے ذمہ دار و جوابدہ نہیں۔ اس لئے کہ مجھے تو گذشتہ دسمبر میں برائے نام چارج ملا۔ جس میں زر نقد صرف پانچہزار سات سو دو روپیہ چودہ آنے چھ پائی تھا۔ اور باقی سرمایہ میں مشین۔ اراضی سامان بھٹہ۔ دفتر کچھ خشت اور قرضہ (جس کے وصول ہونے میں سخت مشکلات ہیں) اس جائداد غیر منقولہ اور منقولہ کی فروخت سے سرمایہ پورا ہونا ناممکن ہے میں نے سٹور کا چارج محض حصہ داران کے مفاد کو مدنظر رکھکر حصہ داران (موجود جلسہ خصوصی ذوالقرنین) کے سخت اصرار پر لیا۔ اور سٹور کا جاری رکھنا اس لئے ضروری سمجھا۔ کہ جماعت کے وقار اور اولوالعزمی کی شان کے صریح خلاف ہے۔ کہ محض نقصان کی وجہ سے کسی کام کو قادیان میں جاری کر کے بند کر دیں خود الحکم کے متعلق میرا یہی طرز عمل رہا۔

سٹور جس وقت میرے سپرد ہوا ہے۔ اس کی حالت ابتر تھی۔ اور مختلف قسم کی پیچیدگیاں اور مشکلات اس کے راہ میں تھیں۔ اور اب تک بھی ہیں۔ میں نے سٹور کے اخراجات میں قریباً اسی روپیہ ماہوار کی کمی کی اور حتی الوسع سرمایہ کو روپیہ کی صورت میں منتقل کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ پیسی کی درخواستوں کا تانتا اس طرح پر لگا ہوا ہے۔ کہ میرے لئے بالکل ناممکن ہے۔ کہ میں ان کی تعمیل کر سکوں۔ اس لئے کہ روپیہ ہی نہیں۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اشد ضرورت کی حالت میں ۲۵ فیصدی خسارہ وضع کر کے ایک حد کے اندر واپسی کی اجازت دی۔ اور میں نے نقد و جنس کی صورت میں کئی ہزار واپس بھی کیا ہے۔ مگر ہر درخواست کی تعمیل

نہیں ہوسکتی۔ اور یہی امر پہلے بھی سٹور کی حالت کو بدلنے کا موجب ہوا۔ سٹور بنک نہ تھا کہ اس میں سے جب روپیہ چاہا نکال لیا۔ اسطرح پر واپسی کے مطالبات بڑے بڑے بنکوں کو بھی فیل کر دیتے ہیں۔ اس میں کچھ شبہ نہیں۔ کہ حصہ داران کو مطالبہ واپسی کا حق ہے۔ لیکن حصہ داران کو حالات موجودہ پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ سٹور اس صورت میں ان کے مطالبات کی تعمیل کر سکتا ہے۔ جب وہ سٹور کی جائداد اور مشنری کو فروخت کرے۔ اور اس صورت میں ۴ر بھی روپیہ بھی حصہ داران کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں بحیثیت ایک حصہ دار کے انہیں مژدہ دونگا۔ کہ وہ صبر اور حوصلہ سے کام لیں۔ اور مجھے سٹور کو اس قابل بنانے میں مدد دیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ اسوقت سٹور میں صرف مشین کا کام ہو رہا ہے۔ اور یہ کام اسوقت تک سراسر نفع کا ہے۔ بہشتہ کا کام بہر دست بند کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی نگرانی اور اہتمام بہت روپیہ چاہتا ہے۔ ڈائرکٹروں کے فیصلہ کے مطابق جو صاحب ۲۵ فیصدی خسارہ مجرا دیکر اپنی رقم واپس لینا چاہتے ہیں۔ ان کو سٹور کے خزانہ میں موجود نقد روپیہ کے ½ تک واپسی دی جا رہی ہے۔ مثلاً اگر درخواستیں دو ہزار کی ہوں۔ اور نقد روپیہ دو ہزار موجود ہو تو پانچسو روپیہ ادا کیا جائیگا

میں یہ صاف صاف کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ میں سٹور کو جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے اپنے مولےٰ کے فضل و کرم سے یہ یقین ہے۔ کہ وقت آجائیگا۔ کہ سٹور خسارہ کی چیز نہ ہوگا۔ اور میں یہ بھی بصیرت اور یقین سے کہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ چاہتے ہیں یہ بند نہ ہو۔ اور آپ کی دعائیں ساتھ ہیں۔ مگر اس بگڑے ہوئے کام کے سلجھنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔

میں اس کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو جو لوگ سٹور کے متعلق لکھتے ہیں وہ اصولی غلطی کرتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت صاحب کا تعلق سٹور سے اس سے زیادہ نہیں کہ آپ بھی اس کے حصہ دار ہیں۔ آپ کے اوقات کو مشوش کرنا میں درست نہیں سمجھتا۔ اور یوں ہر شخص کو جو آپ کی غلامی کی عزت رکھتا ہے حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے ہر معاملہ کو آپ کے حضور پیش کرے۔ حصہ داران یہ سمجھ لیں۔ کہ سٹور کا کام اسوقت ایک حصہ دار سٹور کے مفاد کے نقطۂ نگاہ سے کر رہا ہے۔ اس کو بابرکت کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پس وہ دعاؤں سے میری مدد کریں اور مفید مشوروں سے امداد دیں۔

یہ شکایت بھی عام ہے کہ خطوط کے جواب نہیں دیے جاتے۔ لیکن اگر میرے دوستوں کو معلوم ہو کہ میں اکثر قادیان سے باہر سلسلہ کے کاموں کے لئے جاتا رہا ہوں تو مجھے معذور سمجھیں گے۔ تاہم میں نے آیندہ انتظام کر دیا ہے۔ کہ ہر خط کا جواب دفتر سٹور سے باقاعدہ جاتا رہے۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی مینیجنگ ڈائرکٹر احمدی سٹور قادیان

موضع اسپار میں احمدی مبلغ پر حملہ اور آریہ اخبارات کی دروغ بیانی

ہم نے اخبارات میں موضع اسپار کے متعلق جو یہ اطلاع شائع کی تھی کہ مرتدین اسپار نے احمدی مبلغ پر جھونپڑا گرا دیا۔ اور اسے دکھ اور تکلیف پہنچائی۔ یہ اخبار وکیل ۳۰ر جولائی میں بھی درج ہوئی۔ ۸ر اگست کے تیج دہلی میں شدھی سبھا آگرہ کی طرف سے اس واقعہ کو چھوٹی سی بات بتا کر وکیل کو الزام دیا گیا ہے۔ کہ اس نے "رائی کا پہاڑ بنا دیا" اور اصل واقعہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مبلغ غلام رسول گجراتی نے موضع اسپارہ میں بکرے کی قربانی کا گوشت بغیر ان کی (ملکانہ مرتدوں کی) رضامندی کے بھیجدیا۔ چونکہ وہ ملکانہ راجپوت گوشت کھانا پاپ تصور کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مولوی صاحب کو آئندہ ایسا فعل کرنے سے منع کیا"۔

لمبی بحث سے قطع نظر کر کے آریوں کی اس دروغ بیانی کے اظہار کے لئے چند باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

۱۔ ہمارے مبلغ جناب مولوی غلام رسول صاحب معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ایک انگریزی قانونی کتاب کے مصنف ہیں۔ اور سیشن جج پشاور کے ریڈر ہیں۔ جو رخصت حاصل کر کے خدمت دین کے لئے تین ماہ کے واسطے یہاں آئے ہیں۔ کیا ایسا شخص کسی کے جذبات مذہبی کے خلاف کوئی کام کر سکتا ہے اور اس پوزیشن کا آدمی گوشت لیجا لیجا کر لوگوں کے گھروں میں ڈال سکتا ہے۔

۲۔ گو قربانی کی رقم مولوی صاحب نے ہی دی تھی۔ مگر قربانی ایک نومسلم ملکانہ نے کی اور اسی نے گوشت تقسیم کیا تھا۔ اور وہ بھی لوگوں کے گھروں پر جا کر نہیں۔ بلکہ جو ملکانہ آتا تھا۔ خود ہی گوشت لیجاتا تھا۔

۳۔ آریہ اخبارات کا یہ کہنا بھی بالکل جھوٹ ہے کہ ملکانے راجپوت بکرے کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس میں شدھی اور غیر شدھی کی تمیز نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ ملکانے راجپوت ہی بکرے کا گوشت کھاتے ہیں۔ بلکہ ہم ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہندو ٹھاکر بھی گوشت کھاتے ہیں۔

۴۔ یہ واقعہ بالکل درست ہے۔ کہ چالیس پچاس کی تعداد میں مرتدین ہمارے معزز مبلغ کے جھونپڑے پر لاٹھیاں لے کر آئے۔ پہلے گالیاں دیں۔ اور پھر جھونپڑا ان کے اوپر گرا دیا۔ اور اس کے بعد ایک شخص نے ان کو کھینچکر نیچے سے نکالا۔

ہم نے جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ سب درست ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آریہ جن کا جھوٹ بولنا ہم نے ہر قدم پر ثابت کیا۔ وہ ہمارے مقابلہ میں سچ کا دعوٰی کرتے ہیں۔ اگر ایک شخص مرتد ہو۔ تو ایک خاندان اور چند ہوں تو پورا گاؤں بتاتے ہیں۔ پھر جھوٹا دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہندو ٹھاکر مرتدین کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ ہندو اپنے پاس تک انہیں آنے دینے کے روادار نہیں۔

خاکسار مہر محمد خاں احمدیہ دار التبلیغ آگرہ

احمدیہ مبلغین علاقہ ارتداد کی تبلیغی کوششیں

دوبارہ قبول اسلام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھاکر ننھے خان سکنہ گنگھانہ ضلع آگرہ اشدھی سے تائب ہو کر دوبارہ داخل اسلام ہوگئے ہیں۔

قبول اسلام کی مزید بشارت

ہم نے اپنے ایک گذشتہ اعلان میں لکھا تھا۔ کہ ٹھاکر ساونولیا ساکن اکرن دوبارہ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں۔ اس کی آریہ اخبارات نے تردید کی ہے لیکن ہم اپنے پہلے اعلان پر قائم ہونے کے علاوہ اس پر مزید اضافہ یہ کرتے ہیں کہ نہ صرف ٹھاکر ساونولیا بلکہ ان کے بھائی موسلے خان بھی اشدھی چھوڑ کر دوبارہ داخل اسلام ہوگئے ہیں۔ چونکہ ان پر ظلم ہوتا تھا۔ اور اکرن میں ان کا رہنا مشکل تھا۔ اسلئے ترک وطن کر کے ضلع نگر میں آباد ہو گئے ہیں۔ اور ہم اپنے اس اعلان کی صداقت کا ثبوت دینے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔

آریوں کی افترا پردازیاں

لیکن آریہ جس قدر خبریں شائع کرتے ہیں۔ وہ اسقدر پایۂ صداقت سے گری ہوئی ہیں۔ کہ جس کی حد نہیں۔ چنانچہ بہائی جس کی آبادی ۴۳۳ ملکانوں پر مشتمل ہے سنتر کے قریب لوگ اشدھ ہوئے۔ مگر آریہ شدھی والوں نے اعلان کیا کہ موضع بہائی سارے کا سارا اشدھ ہو گیا ہے۔ اسی طرح موضع کونڈ ضلع علی گڈھ کے متعلق آریہ اخباروں نے اعلان کیا کہ سارے کا سارا گاؤں اشدھ ہو گیا۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ صرف ایک آدمی کے سوا کوئی اشدھ نہیں ہوا اسی طرح ننگلا ماچیں میں ۲۶۷ کی آبادی ہے۔ اس گاؤں کے دو تھوکوں میں سے ایک تھوک کا نصف حصہ مرتد ہوا ہے۔ لیکن اس کے متعلق آریوں کا دعویٰ ہے کہ اس تمام گاؤں کی آبادی کے تین حصوں سے زیادہ مرتد ہو چکے ہیں۔

بہن سے شادی

ملکانہ راجپوت مراد خان صاحب و ہیرا خان صاحب سکنہ نوگانوں لکھتے ہیں کہ:-

۴ر اگست ۱۹۲۳ء کو ہماری چوپال میں چودھری غلام احمد خان صاحب احمدی اور پنڈت موہن لال کے درمیان بات چیت ہوئی۔ جس میں ملکانہ راجپوت اور شدھی شدہ لوگ بھی موجود تھے۔ اعتراض ہوا۔ کہ مسلمان کاکا (چچا) کی بیٹی بہن سے شادی کرتے ہیں۔ اس کا جواب احمدی مولوی صاحب نے یہ دیا کہ قرآن کریم میں اپنی حقیقی بہن اور لڑکی سے شادی حرام ہے۔ مگر وید نے اپنی حقیقی بہن اور لڑکی سے شادی حرام نہیں کی۔ اسی وجہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک برہمن نے اپنی حقیقی بہن اور ایک برہمن نے اپنی لڑکی سے شادی کی ہے۔ آریہ پنڈت نے پھر اعتراض کیا کہ مسلمان کنجنیاں ہوتی ہیں۔ اس کا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا۔ کہ کنجنیاں تو ہندوؤں میں بھی بہت ہیں۔ بات یہ ہے کہ چونکہ قرآن کریم میں طلاق کی اجازت ہے۔ اسلئے مسلمان زانیہ عورت کو طلاق دیکر الگ کر دیتے ہیں مگر وید میں طلاق کی اجازت نہیں ہے۔ اسواسطے اگر ان میں کوئی عورت زانیہ ہو جائے۔ تو اُسے الگ نہیں کر سکتے۔ اور جو بیوہ ہو جاتی ہیں ان کے لئے نیوگ موجود ہے۔ ہندو دھرم کو اسلام جیسے پاک و پوتر دھرم کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ بیوہ کی شادی کرنے کی اسلامی تعلیم ان میں جاری ہو رہی ہے۔ اور لاہور میں ایک ہندو انجمن بیوہ کی شادی کرانے کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روپیہ کے زور سے شدھی

پھر شدھی کا ذکر ہوا کہ ویدوں کی رُو سے شدھی کا آگیا نہیں ہے۔ اس پر پنڈت صاحب بولے کہ ہم تو روپیہ دے کر برادری میں ملاتے ہیں۔ اور روپیہ کے زور سے برادری میں ملا لینگے۔ جب چودھری صاحب نے کہا کہ تم یہ لکھ دو کہ روپیہ دیکر ہندو برادری میں ملاتے ہیں تو لکھنے سے انکار کر دیا۔ اس سے پہلے بھی اس پنڈت نے مجھے کہا تھا کہ دو ہزار روپیہ لاکر باقی نوگانوں کو بھی شدھ کر لینگے یہ اصل مضمون ہمارے پاس موجود ہے۔

خاکسار فتح محمد خان سیال ایم اے
امیر احمدی وفد المجاہدین قادیان - آگرہ

مولوی غلام رسول صاحب احمدی مبلغ کی قابل تعریف سرفروشی

مولوی غلام رسول صاحب گجراتی ریڈر سشن کورٹ پشاور حال مبلغ علاقہ ارتداد پر موضع اسپار میں وہاں کے مرتد ملکانوں نے آریوں کے بہکانے اور اشتعال دلانے کی وجہ سے جو تشدد کیا ہے اس کا ذکر احباب کرام اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے جس جرأت اور دلیری سے تن تنہا اور جس سرفروشی سے مردانہ وار ان کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف اور قابل ستائش ہے۔ جب بہت سے لوگ ہاتھوں میں لاٹھیاں لیکر ان کے گرد جمع ہو گئے اور گالی گلوچ کے علاوہ دھمکیاں دینے لگے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ ورنہ ہم مار ڈالینگے تو اسکے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ کہا وہ یہ تھا کہ چاہے آپ لوگ مجھے قتل کر دیں۔ میں اسوقت تک یہاں سے نہ جاؤں گا۔ جب تک مجھے اپنے افسر کا آگرہ سے حکم نہ آئیگا مجھے اپنے قتل ہونے کی پرواہ نہیں۔ مگر میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ جہاں رہنے کے لئے مجھے اپنے افسر نے حکم دیا ہے۔ وہاں سے بغیر اسکے حکم کے ہٹ جاؤں۔

یہ جواب جس قدر ایمان کی پختگی اور اسلام کیلئے فداکاری کے جذبات سے پُر ہے۔ اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ذرا اس موقع کو آنکھوں کے سامنے لایا جائے کہ ایک غریب الوطن بے یار و مددگار نہتا آدمی دشمنوں کے مجمع میں گھرا ہوا ہے جو اسے طرح طرح سے تنگ کر رہے اور گالیاں دے رہے ہیں اور

مسلمان اور تجارت

جو نقصان عظیم مسلمانوں کو تجارت سے عدم توجہی کے باعث پہنچ رہا ہے۔ اور پہنچ چکا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ عبرت حاصل کی جاتی۔ اور آیندہ کے لئے تلافی مافات کیجاتی مگر ابھی تک مسلمانوں کو ہوش نہیں آئی حالانکہ انکی تمام اراضیات، تمام املاک، ہندوؤں نے چھین لی ہیں۔ اور اب آجا کر ان کی آبائی جائداد بہت تھوڑی رہگئی تھی۔ اسپر بھی اشدھی کے رنگ میں ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔ مسلمان کاشتکاری اور ملازمت کے دھندوں میں مبتلا رہے۔ مگر ملازمت سرکاری میں بھی ہندوؤں نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا وہ کچھ کم نہیں۔ جس دفتر میں کوئی ہندو صاحب اقتدار ہو۔ وہاں کیا مجال ہے کہ مسلمانوں کے لئے گنجایش نکل سکے۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اور یہ ایک الگ مضمون ہے۔ جسپر انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور وقت علیحدہ بحث کی جاویگی۔ مگر اتنا بیان کر دینا ضروری ہے کہ ملازمت سرکاری کے معاملہ میں جو در پردہ کارروائیاں برادران وطن کی طرف سے کیجاتی ہیں ان کو بلا کسی خوف اور ڈر کے افسران بالا کے پاس آشکارا اور مبرہن کرنا چاہیے۔ تاکہ کم از کم آیندہ کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔ ہم کب تک ہندوؤں کی ناز برداریاں کرتے جاوینگے۔ اور نقصان برداشت کرتے رہینگے۔ چاہیے کہ ہر ایک ضلع میں اسلامی فوائد کی نگہداشت کے لئے کمیٹیاں قائم کی جاویں تاجہاں کسی ہندو کی طرف سے نیش زنی ہو۔ فوراً اس کا ازالہ ہو سکے۔ یہ مجوزہ کمیٹیاں نہ صرف مسلمانوں کے حقوق ملازمت کی نگہداشت کریں۔ بلکہ اور جس جس رنگ میں اسلامی فوائد کو چشم زخم پہنچنے کا احتمال ہو۔ اس کا بندوبست کریں ۔

آمدم برسر مطلب! ملکانوں کی اشدھی کی تحریک کے نیچے بھی ایسی باتیں ہی پنہان ہیں۔ جو تجارت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ملکانہ راجپوت کم و بیش زمیندار ہیں ان کا خون ہندو ساہوکاروں نے جونک کی طرح چوس لیا ہے۔ اور اگر گورنمنٹ کی مہربانی سے ایکٹ انتقال اراضی کا نفاذ آج تک پنجاب میں نہ ہوتا۔ تو پنجاب کے مسلمانوں کی بھی وہی حالت ہو جاتی۔ جو ملکانوں کی ہے اور وہ مفلس اور قلاش ہو کر غریب الوطن ہو جاتے مگر ان کی دستگیری وقت پر ہو گئی۔ اس ایکٹ انتقال اراضی کا جو صدمہ ہندو قوم کو ہے۔ اس کا اظہار بارہا کونسلوں میں ہو چکا ہے۔ اس کی تنسیخ کے لئے بیسیوں دفعہ صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ پنجاب کے مسلمان بچ گئے۔ صوبجات متحدہ میں یہ ایکٹ تا حال جاری نہیں ہوا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ملکانہ راجپوتوں کی اراضیات اور جائدادیں ہندوؤں نے تباہ کر دیں۔ اور اب وہ مفلس اور قلاش ہو گئے۔ اب ان کو روپیہ کا لالچ دے دے کر ان کے مذہب سے برگشتہ کیا جا رہا ہے۔ ہم گورنمنٹ صوبجات متحدہ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں غور فرمائے۔ تا زمینداروں کی جائدادیں تباہ ہونے سے بچ جاویں ۔

مجھے ڈر ہے کہ میں اپنے مضمون زیر بحث سے دور ہو رہا ہوں۔ مگر درد دل کی وجہ سے واقعات کا اظہار کرنا ضروری معلوم ہوا۔ تجارت قوموں کی ترقی کے لئے ایک ایسی ضروری چیز ہے۔ جس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے پیشتر تجارت کی۔ آپ نے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کا مال تجارت لیکر دور دراز تک سفر فرمایا۔ اور اپنی امت کے لئے یہ ایک سبق چھوڑا۔ نبوت کے بعد روحانی تزکیہ کے مشاغل اسقدر بڑھ گئے۔ کہ کسی اور کام کے لئے وقت ہی نکلنا محال تھا۔ بہرحال سالار امت نے بنفسہ تجارت کے کام کو پسند فرمایا۔ اور اپنی امت کے لئے خوشنودیٔ مزاج کا سرٹیفکیٹ چھوڑا ۔

انگریزی قوم کے عروج کا باعث ہی تجارت ہے یہ قوم تعلقات تجارت کے استحکام کا پہلے فکر کرتی ہے در حقیقت ان کی سیاست پیچھے اور تجارت پہلے ہوتی ہے۔ آئے دن ان کے مدبرین دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کا سلسلہ قائم کرنے کے لئے تدابیر سوچتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کا اپنا ملک مرفع الحال ہو گیا ہے۔ یہی حال یورپ کے دیگر ممالک کا ہے۔ ہندو قوم نے بھی تجارت ہی کے باعث مسلمانوں کے املاک وغیرہ پر قبضہ جما لیا ہے ۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت کے کام کو نہ کیا ہوتا یا پسند نہ فرمایا ہوتا۔ تو بھی اقتضائے وقت تھا کہ مسلمان اس جائز کام کو شروع کرتے۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ سالار امت خود ایک پاک نمونہ چھوڑ گئے ہیں مگر اس نمونہ پر چلنے کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ کاش! مسلمان آنکھیں کھولیں۔ اور تجارت کے کام کو اسطرح شروع کریں کہ ہمسایہ قوموں کو اس دوڑ میں پیچھے چھوڑ جاویں ۔

اگر میری عاجزانہ عرضداشت کمزور الفاظ کی وجہ سے غیر موثر ہو۔ تو ناظرین مہربانی کر کے قرآن کریم کا مطالعہ فرما دیں کہ ان کو حکم ربانی کیا ہے۔

مسلمانوں نے اسوقت تجارت کو عملاً حرام سمجھ چھوڑا ہے حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ واحل اللہ البیع و حرم الربوا (سورہ بقر رکوع ۳۸) یعنی اللہ تعالیٰ نے لین دین (تجارت) کو حلال فرمایا ہے۔ البتہ سود کا لین دین حرام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہترین تجارت تو وہ ہے۔ جو کہ آنے والے عذاب الیم سے مخلصی دینے کا ذریعہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

یا ایہا الذین امنوا ھل ادلکم تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مالی تجارت کو بھی اپنا فضل قرار دیا ہے۔ اور اس کی یہاں تک رعایت فرمائی ہے کہ مسلمان فریضہ حج کی ادائگی کے بعد بھی اس میں مشغول ہو کر جلب منفعت کر سکیں چنانچہ آتا ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم ... الخ ۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۵

امید ہے کہ برادران اسلام اس مختصر سے مضمون پر ضرور توجہ فرما دینگے۔ والسلام

نیاز مند

شیخ احمد احمدی از شملہ

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۳ء سے شروع ہوتا ہے

بقیہ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء

۶۶۲ - نذیر حسین صاحب ضلع لدھیانہ
۶۶۳ - بشیر احمد صاحب ״
۶۶۴ - امانت بی بی صاحبہ ״
۶۶۵ - وزیرو ״
۶۶۶ - جھنڈو ״
۶۶۷ - مستری الہ رکھا صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۶۸ - محمد الدین صاحب ״
۶۶۹ - احمد حسین صاحب ضلع ہٹک
۶۷۰ - کرم بھری شیخوپورہ
۶۷۱ - علی محمد صاحب سرگودہا
۶۷۲ - بیگم بی بی ״
۶۷۳ - زینب بی بی ״
۶۷۴ - فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع لاہور
۶۷۵ - مریم بی بی صاحبہ ״
۶۷۶ - محمد ابراہیم صاحب بھرت پور
۶۷۷ - محمد بخش صاحب ضلع لودہیانہ
۶۷۸ - شرف الدین صاحب ״
۶۷۹ - محمد شفیع صاحب ״
۶۸۰ - محمد شریف صاحب ״
۶۸۱ - اہلیہ محمد بخش صاحب ״
۶۸۲ - اللہ وریا بمقام نواب شاہ
۶۸۳ - رابعہ بی بی سانگلہ ہل
۶۸۴ - سادن صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۸۵ - غلام رسول صاحب ضلع گودہا
۶۸۶ - غلام احمد صاحب سیالکوٹ
۶۸۷ - قمر الدین صاحب ״
۶۸۸ - غلام محی الدین صاحب سانگلہ
۶۸۹ - نوری بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۶۹۰ - اللہ دین صاحب سیالکوٹ
۶۹۱ - نواب الدین صاحب ״
۶۹۲ - روشن ״
۶۹۳ - جان محمد صاحب ״
۶۹۴ - مہر الدین حیدرآباد
۶۹۵ - محمد صدر الدین احمد صاحب ״
۶۹۶ - فضل احمد صاحب جالندھر
۶۹۷ - عبد العزیز صاحب گجرات
۶۹۸ - اہلیہ کرم بخش صاحب مونگیر
۶۹۹ - جیونی ضلع گورداسپور
۷۰۰ - عمری جٹی ״
۷۰۱ - ہیرا حاکم بیگ صاحب کراچی
۷۰۲ - فرید محمد صاحب جالندھر
۷۰۳ - فضل حسین صاحب ضلع ملتان
۷۰۴ - خادم حسین صاحب ״
۷۰۵ - سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹ
۷۰۶ - حشمت لودہیانہ
۷۰۷ - جیونی ״
۷۰۸ - قاضی محمد رمضان صاحب صدیقی ضلع سیالکوٹ
۷۰۹ - قاضی محمد اسلم صاحب ״
۷۱۰ - برکت بی بی صاحبہ ״
۷۱۱ - عبد المجید صاحب لائل پور
۷۱۲ - حبیب بیگم صاحبہ امرتسر
۷۱۳ - جلال الدین صاحب سنگرور
۷۱۴ - عبد العزیز صاحب ״
۷۱۵ - عبد المجید صاحب سنگرور
۷۱۶ - محمد شریف صاحب ״
۷۱۷ - مریم عزت جہاں ״
۷۱۸ - سکینہ بی بی ضلع شیخوپورہ
۷۱۹ - سردار بیگم صاحبہ امرتسر
۷۲۰ - مہراں بی بی ״
۷۲۱ - محمد مختار صاحب ״
۷۲۲ - جان مالی ״
۷۲۳ - چاند بیگم ״
۷۲۴ - ہاجرہ بی بی صاحبہ ״
۷۲۵ - چراغ بی بی صاحبہ امرتسر
۷۲۶ - محمدی بیگم صاحبہ ״
۷۲۷ - نواب بی بی صاحبہ ״
۷۲۸ - سردار بیگم صاحبہ ״
۷۲۹ - برکت بی بی صاحبہ ״
۷۳۰ - فضل خاں صاحب ״
۷۳۱ - عزیز بیگم صاحبہ ״
۷۳۲ - معراج بیگم صاحبہ ״
۷۳۳ - اہلیہ عبد المجید صاحب ضلع لائل پور

باقی آئندہ

سالانہ بجٹ پورا کرنے والی احمدی انجمنیں

مندرجہ ذیل جماعتوں نے ۳۱ جولائی تک اپنا اپنا بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جن میں سے بعض کا بجٹ سال گذشتہ سے سوایا رکھا گیا تھا۔ یہ جماعتیں ان جماعتوں کے واسطے جنہوں نے ابھی تک اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ نمونہ ہیں۔ اب اس بجٹ کو پورا کرنے والی جماعتوں کے متعلق یہ دیکھنا ہے۔ کہ اخیر سال تک یعنی ۳۰ ستمبر ۱۹۲۳ء تک ان میں سب سے زیادہ کون سبقت لیجاتی ہے۔ اور ان کے نمونہ پر دوسری جماعتیں کیا کام کرتی ہیں۔

وہ جماعتیں جنہوں نے ابھی تک اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ پورے طور سے متوجہ ہوں۔ اور اپنے اپنے بجٹوں سے بقایا ۳۰ ستمبر تک ارسال فرماویں۔ لطف کی بات یہ ہو۔ کہ جن کا بجٹ ابتک پورا نہیں ہوا ہے ان میں سے کوئی جماعت سب سے بڑھ جائے۔ کیونکہ مقابلہ اس طرح ہوگا۔ کہ اپنے بجٹ کی نسبت سے کس جماعت نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے۔ میں نے ہر ایک جماعت کو اس کی کل آمد اور بجٹ اور بقایا کی اطلاع کر دی ہے پس وہ اپنے اپنے بجٹ پورے کر دیں۔ بجٹ پورا کرنے والی انجمنوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

ببھیل چک۔ شیخ پور۔ شادی وال بھورد۔ تہال۔ کھرالی۔ کڑیا نوالہ۔ مڈھ رانجھا۔ چک نمبر ۹ چک نمبر ۸ بیلا نوالی۔ اجمیر۔ سٹروعہ۔ راہوں۔ کیم پور برلم۔ کپورتھلہ۔ ملوہ۔ سنگرور۔ تلونڈی۔ کھچوروالی پریم کوٹ۔ دوالمیال۔ کھیوڑہ۔ داتہ۔ اکھنور۔ سہارنپور انچولی۔ اٹاوہ۔ مونگیر۔ بہاولپور۔ حیدرآباد سندھ۔ روہڑی۔ بڈھا گوٹ۔ رجوعہ۔ صوبو ڈیرہ۔ کراچی منٹگمری۔ چک نمبر ۱۱۲۔ لیہ۔ نوشہرہ۔ بنوں۔ کوئٹہ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ فیروزپور۔ خیرگی۔ آڑہا۔ بھٹنڈہ۔ کنانور

ناظر بیت المال قادیان

الفضل کی ایجنسیاں

الفضل کی بعض شہروں میں ایجنسیاں ہیں۔ ان سب ایجنسیوں کے ناظموں کی خدمت میں مفصل عریضہ بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا ہے۔ چونکہ موجودہ طرز عمل سے ہمیں نقصان پہنچا ہے۔ اور ایک سو روپیہ سے زائد بقایا میں ہے۔

اس لئے یکم ستمبر سے وہی ایجنسیاں قائم رہ سکینگی جو پچھلا بقایا صاف کر دیں اور آئندہ سہ ماہی یا ہر ماہ کا چندہ پیشگی دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ اور سات روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا فرمائیں۔ کیونکہ انفرادی طور پر پرچے بھیجنے میں اور پیکٹ کے ذریعہ ارسال کرنے میں محصول ڈاک تقریباً برابر ہے۔ پھر پیکٹ بعض اوقات گم بھی ہو جاتا ہے۔ اور یہی کئی نقصانات ہیں۔

ایک دن اول بھیجنا بھی بہت سا خرچ و حرج چاہتا ہے۔ جو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

جو اصحاب پہلے خریداران الفضل تھے اور پھر ایجنسیوں سے متعلق ہو گئے تھے۔ وہ ایجنسی بند ہونے کی صورت میں (جو ان شرائط کی عدم پابندی کی صورت میں بند ہو جائے گی۔) پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی کی اجازت دے کر اخبار جاری کرا سکتے ہیں۔ اور اپنا پچھلا حساب جو ہے وہ اپنی ایجنسی کے ناظم کے ساتھ طے کریں۔ ہم واجب الوصول رکھتے ہیں۔ واجب الادا کچھ نہیں رکھتے ❊

منیجر الفضل قادیان

مختصر تازہ خبریں

—— سخت بارش کی وجہ سے ریاست ٹراونکور کے کئی حصے غرق ہو گئے۔ اور ریلوں کی آمد و رفت ملتوی ہو گئی ہے۔

—— ناگپور میں قومی جھنڈا گاڑنے کے سلسلہ میں اس وقت تک ایک ہزار چار سو پچاس گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— حال میں لنڈن کے چڑیا گھر میں ایک ہاتھی پر لاسلکی ٹیلیفون کا تجربہ کیا گیا۔ مہاوت نے اس کے ذریعہ ہاتھی کو احکام دیئے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ ہاتھی مہاوت کی صورت دیکھے بغیر اسکی آواز پہ کام کرتا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن ہاتھی نے کوئی پروا نہ کی۔ اور بالکل غیر متاثر رہا۔

—— دربار صاحب امرتسر کے ایک طویلہ میں ایک سکھ عورت کی زبردستی عصمت دری کرنے کے الزام میں تین اکالیوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔ جو دربار صاحب کے سیوادار ہیں۔

—— ایک امریکن لیڈی نے رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کیا ہے۔ پندرہ گھنٹہ وہ سمندر میں تیرتی رہی۔

—— لنڈن کے ویسٹ منسٹر محلہ میں اس وقت ۴۰ ہزار ایسی عورتیں ہیں۔ جن کی شادی نہیں ہوئی۔

—— مہارانا اودے پور کے متعلق افواہ ہے کہ گدی سے دست بردار ہونے والے ہیں۔

—— جنوبی ہند میں طغیانی سے سخت نقصان ہوا۔ منگلور شہر کے ایک ہزار مکان برباد ہو گئے۔ اور ۳۵۰۰ مکانات گرد و نواح میں مسمار ہو گئے۔ قریباً دس ہزار انسان بے خانماں ہو گئے ہیں۔ گنے اور دھان کے کھیت بھی تباہ ہو گئے ہیں۔

—— مسٹر مشیر حسین صاحب قدوائی نے مرکزی خلافت کمیٹی اور اس کی شاخوں کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ مولوی عبدالباری صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے اکثر خیالات سے مجھے اتفاق ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی انہوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ ایک قومی عدالت بنائی جائے۔ جس میں خلافت کے کارکن بطور مجرم پیش کئے جائیں۔ اور ان پر باقاعدہ مقدمے چلائے جائیں۔ اس کے لئے سب سے اول وہ خود بطور مجرم پیش ہونا چاہتے ہیں۔

—— دہلی میں ایک تاتشٹ سکول کھولا گیا ہے جس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں کو آریوں اور عیسائیوں سے مباحثہ و مناظرہ کا فن سکھایا جائیگا۔ کورس صرف تین ماہ کا ہے۔ ہر خواندہ مسلمان داخل ہو سکتا ہے

—— آئرلینڈ کی پارلیمنٹ ٹوٹ گئی ہے۔

—— کانگریس کے خاص اجلاس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر انصاری تجویز ہوئے۔

—— اخبار کیسری کو ایک ہندو ٹھیکیدار نے پانسو روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اس سے پانسو نئے سہ ماہی خریداروں کو پانچ روپیہ کی بجائے چار روپے پر اخبار دیا جائے۔

—— ہندو مہاسبھا کی صدارت پنڈت مالوی نے منظور کر لی ہے۔ جو ۱۹ - ۲۰ اگست بنارس میں منعقد ہو گی۔

—— سیکنڈ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے ایک سکھ کو پانچ چھ ہزار خنجر جرمنی سے منگوا کر بلا لائسنس فروخت کرنے پر نو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے

—— حکومت جرمنی کا بینہ وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔

—— پریذیڈنٹ ہارڈنگ کی نعش کے جلوس میں جو قریباً ایک لاکھ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ گرمی کی شدت سے ۱۹۰ آدمیوں پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

—— کیسری لکھتا ہے کہ لاہور میں ایک عورت نے جس کا نام موہنا دیوی ہے۔ ہندو عورتوں کو نکالنا اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ ہندوؤں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

—— اخبار ملاپ لکھتا ہے کہ تحصیل نارووال کے موضع رتہ میں ایک مسلمان زمیندار گھرانہ جس میں چھ مرد اور تین عورتیں تھیں۔ سکھ بن گیا ہے۔

پنجاب بانڈس سنہ ۱۹۳۳ء (تمسک)

پنجاب گورنمنٹ یہ قرض کیوں لے رہی ہے؟

صوبہ ہی میں فراہم کیئے ہوئے سرمایہ سے صوبہ کی ترقی کے لئے وسائل بہم پہنچانے کے لئے۔

یہ قرض کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ ستلج ویلی اور دیگر فائدہ بخش نہری تجاویز پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔

ضمانت کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ کے جملہ محاصل

شرح سود کیا ہے؟

ایک آنہ فی روپیہ

مجھے روپیہ کب واپس ملے گا؟

دس سال میں۔ لیکن اگر تم ستلج ویلی نہر پر زمین خریدو۔ تو تمہارے بانڈ (تمسک) اس کی قیمت میں پوری شرح پر مجرا لئے جائیں گے۔

میں قرض دینے کے لئے کہاں درخواست کروں؟

پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اسکی شاخ یا امپیریئل بنک کی کسی شاخ میں؛

میں کس طرح درخواست کروں؟

تم کو جو فارم وہ دیں اس کی خانہ پوری کرو اور روپیہ داخل کردو؛

سود کب سے شروع ہوگا؟

جس تاریخ سے تم روپیہ ادا کرو؛

مجھے سود کس طرح ملے گا؟

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء تک کا سود تم کو روپیہ داخل کرنے کے وقت نقد دیا جائیگا۔ بعد ازاں ششماہی پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اس کی شاخ سے جہاں تم چاہو کہ تم کو سود ادا کیا

میں اس قرض کے لئے کب روپیہ دے سکتا ہوں؟

یکم ستمبر ۱۹۲۳ء سے زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ تک اور جب ایک کروڑ کے قریب روپیہ جمع ہو جائے۔ تو قرض لینا فوراً بند کر دیا جائے گا؛

میں قرض کیوں دوں؟

(ا) کیونکہ تم کو عمدہ ضمانت اور معقول سود ملیگا۔ (ب) کیونکہ اگر تم نیلام میں کامیاب رہو۔ تو ہمیشہ اپنے روپیہ کو زمین کی صورت میں بدل سکو گے۔

(ج) کیونکہ اپنے صوبہ کی ترقی میں مدد دیکر تم ایک اچھے شہری کا فرض ادا کرو گے؛

مائیلز ارونگ
سکرٹری پنجاب گورنمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)